اسلام نے حقوق نسواں کو پورا پورا تحفظ دیا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے اس کی فطرت کے مطابق وہی ذمے داری سونپی جس کو سرانجام دینے پر وہ پوری طرح قادر تھی۔ انہیں چار دیواری کی زینت قرار دیا گیا اور حکم نازل ہوا کہ شریف عورتیں گھر سے نکلیں تو چادر اوڑھ کر، سینے پر آنچل ڈال کر، چلنے میں اٹھکیلیاں نہ کریں، پردے کی اوٹ سے بولیں، آواز میں لوچ پیدا نہ کریں، ازواجِ مطہرات نامحرموں کے سامنے نہ آئیں۔

آج آزادیٔ نسواں کے نام پر بناؤ سنگھار کے ساتھ جس بے حیائی کا مظاہرہ ہوتا ہے، اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ (ص ۱۳۳)

اسی طرح فاضل مولف نے کتاب کا اختتام اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان پر کیا ہے، جو اختصار کے باوجود جامع بھی ہے اور ایمان افروز بھی۔

کتاب بیانیہ اسلوب میں لکھی گئی ہے، اور اس کے ماخذ میں اردو عربی کی چند نمایاں کتب سیرت شامل ہیں، جن میں سیرت ابن ہشام، عیون الاثر، طبقات ابن سعد، زرقانی، خصائص الکبری، نیز مشکوۃ، بخاری وغیرہ اور معارف القرآن، سیرت المصطفیٰ، سیرت النبی اور مولانا مودودیؒ کی الجہاد فی الاسلام سے بطی انفادہ کیا گیا ہے، اور حاشیے میں کتب استفادہ کے مختصر حوالہ جات کا بھی اہتمام ہے۔ البتہ کتاب میں درج واقعات سیرت میں عام طور پر ذکر ہونے والے وہ واقعات بھی شامل ہیں، جن کی صحت پر محققین تامل کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ کتاب عوام الناس کے لئے لکھی گئی ہے، اور مختصر مطالعے کے لئے مفید ہے، اور دعوہ اکیڈمی کے سلسلۂ مطبوعات میں اہم اضافہ ہے۔

کتاب پیپر بیک پر عمدہ سرورق کے ساتھ سلیقے سے طبع ہوئی ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: مصطفوی مدنی عالمی ریاست

مولف: فاروق احمد

صفحات: ۶۸۸

قیمت: ۷۵۰ روپے

ناشر: مجلس التحقیق والنشر الاسلامی۔ ۵۶ حبیب پارک، بالمقابل منصورہ۔ ملتان روڈ، لاہور

تبصرہ: سید عزیز الرحمٰن

اردو میں کتب سیرت کا ایک بڑا ذخیرہ الحمدللہ ہمارے سامنے موجود ہے۔نئی کتب کی آمد کا سلسلہ بھی مسلسل جاری ہے، ایک عرصے تک تو اردو میں سیرت نگاری روایتی اسلوب میں جاری رہی۔ چالیس پچاس برسوں سے اس میں تنوع بڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔اس تنوع کے نتیجے میں نئے نئے عنادین پر کتب لکھی گئیں اور سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ کے لئے نئے نئے گوشے قارئین کے سامنے آئے۔اس روش کے نتیجے میں، بہت سی کتب منظر عام پر آئیں، جن میں زیادہ تر عنوان کی حد تک تو دلچسپی کی حامل تھیں، مضمون کے اعتبار سے کم ہی کتب ایسی تھیں، جن کا پایہ بلند تھا، اور جنہیں قابل استفادہ گردانا گیا۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور آج بھی قابل استفادہ کتب کی فہرست مرتب کی جائے تو شاید زیادہ طویل نہیں ہوگی۔

زیر تبصرہ کتاب بھی عنوان کے لحاظ سے انفرادیت کی حاصل ہے، البتہ راقم کو کتاب کے عنوان سے یہ سمجھ میں نہیں آسکا کہ مصطفوی مدنی عالمی ریاست کی ترکیب کیا ہے، اور اس سے مولف کی کیا مراد ہے؟ نیز مصطفوی اور مدنی کا تکرار بھی کم از کم راقم کے لئے نا قابل فہم ہے۔

کتاب کے عنوان سے قطع نظر تقریباً ۷۰۰ صفحات پر مشتمل کتاب کے چھ سو سے زائد صفحات میں واقعاتی تسلسل کے ساتھ سیرت طیبہ کا بیان ہے۔ کتاب کے انتیس ویں باب میں، جس کا عنوان ہے ''کیا دور حاضر میں اسلامی ریاست کا قیام ممکن ہے؟'' ریاست کے متعلقہ امور پر بحث کی گئی ہے، جو اسی کے لگ بھگ صفحات پر مشتمل ہے۔لیکن راقم کو اس باب کی مندرجات اور باب کے عنوان میں زیادہ مطابقت محسوس نہیں ہو سکی۔ اسی باب کا پہلا عنوان تو یقیناً اس سے تعلق رکھتا ہے، وہ ہے ستاون مسلم ممالک اور ڈیڑھ ارب مسلمان اتنے بے وزن کیوں؟ اس عنوان کے تحت مسلم امت کی ان کمزوریوں کو بیان کیا گیا ہے، جن کے سبب ان کی جمعیت منتشر ہے اور وہ دنیا میں کوئی وزن نہیں رکھتے۔ اس کے بعد خلافت کے معنیٰ اور مقام کی بحث کے ساتھ ساتھ امت محمدیہ کے مقام اور ذمے داریوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ پھر ریاست کے فرائض پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور اس امر کا ثبوت پیش کیا گیا ہے کہ ریاست کا قیام ضروری دینی امر ہے۔ اس کے بعد کوئی تیس کے قریب عنوانات میں خلافت راشدہ کیسی ہوگی۔غلبۂ دین قرآن کی روشنی میں۔ قرب قیامت کی علامات مثلاً فتنوں کا ظہور، دجال سے پہلے لڑی جانے والی جنگیں، یہود و عیسائیت سے جنگوں کا ہونا، حضرت عیسیٰ کا نزول اور دجال کا قتل، یاجوج ماجوج کا ظہور وغیرہ عنوانات شامل ہیں، جن کا بہ ظاہر باب عنوان سے بہ راہ راست تعلق نظر نہیں آتا۔ واللہ اعلم

اس باب کے عنوان کا تقاضا تو یہ تھا کہ موجودہ صورت حال کے تناظر میں اسلامی ریاست کے خدو خال اور اس کے قیام کی راہ میں رکاوٹوں اور ان کے سدباب کا ذکر کر کے نظری مباحث کے ساتھ

ساتھ وہ عملی اقدامات تجویز کیے جاتے، جن کی روشنی میں یہ ہدف حاصل کرنے ممکن ہو سکے۔ لیکن اس پہلو سے یہ باب کوئی راہ نمائی فراہم کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔

کتاب کے باقی اٹھائیس ابواب جیسا کہ عرض کیا تاریخی ترتیب سے سیرت طیبہ کو پیش کرتے ہیں۔ البتہ خصوصاً مدنی عہد کے واقعات میں تشریعی اصلاحات و مسائل پر بھی ضمناً روشنی ڈالی گئی ہے، مثلاً غزوۂ خیبر کے واقعات بیان کرتے ہوئے اس امر کا بیان کہ خودکشی اسلام میں حرام ہے، (ص ۵۰۲) اور منافقین کا ذکر کرتے ہوئے نفاق کا بیان (۵۰۹) اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیان میں اسلامی ریاست میں حقوق شہریت کی شرائط اور پھر توہین رسالت کی سزا کا بیان (۵۷۷و۵۷۸) وغیرہ۔

یوں یہ کتاب اس حوالے سے تنوع کے ساتھ ساتھ احکامات شرعیہ کا پس منظر بیان کر کے ان کی حکمتوں سے بھی کہیں کہیں بحث کرتی ہے۔ پوری کتاب میں حوالہ جات بالالتزام ذکر نہیں کیے جا سکے۔ کتاب کے نصف سے زائد بیانات بلا حوالہ ہیں۔

مجموعی طور پر بیان کتب سیرت میں ایک اچھا اضافہ ہے، مگر کتاب کے عنوان کو دیکھ کر اسے پڑھنے والا قاری شاید مطمئن نہ ہو سکے۔